قیمت سالانہ ہے

رجسٹر نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے - ۲۱ جون ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۵

گلدستۂ اخبار

برطانیہ عظمیٰ نے چونکہ اٹلی کو بہت سامان دیا ہے اس لئے جہاز سازی کے سات نئے کارخانے کھولے گئے ہیں اور جہاز بن رہے ہیں۔

فرانس کے میدان میں اتحادی فوجوں نے اور زیادہ زمین دشمن سے واپس لے لی ہے۔ صورت جنگ قابلِ اطمینان ہے

امریکہ نے فرانس میں فوجوں اور سامان رسد جنگ کی بھرمار کر دی ہے۔

ہفتہ مختتمہ ۱۰ جون میں اتحادی ہوائی جہازوں نے جرمن شہر تھیاؤنویل پر متواتر چار حملے کر کے اُن کا سخت نقصان اور انہیں پریشان کر دیا۔

فرانسیسی سفیر ایم نولنس روس کے شہر ماسکو میں پہونچ گیا ہے۔

حامیان جرمن کہتے ہیں کہ وہ ماسکو سے واپس فرانس بلایا گیا ہے۔

۱۸ جون کو کولار کی سونے کی کانوں میں سے ۸۶۰۸۵۶ روپیہ کا سونا بمبئی کی ٹکسالوں میں آگیا۔ گورنمنٹ ہند نے ۱۵ روپیہ کی طلائی مہریں مضروب کرنے کا حکم نافذ کر دیا ہے۔

قرضۂ جنگ کے جنگی حصے بنکوں اور گورنمنٹ دفتروں میں ۱۸ جون تک ۱۴۱۱۴۷۰۰۰ روپیہ کے فروخت ہو گئے ہیں۔

شملہ میں ۱۸ تاریخ پر جو وائی ایم سی اے کی میٹنگ ہوئی اُس میں لیڈی چیمسفورڈ بھی حاضر تھیں۔ پادری جے جی کا گورنر حال میں ہندوستان سے فرانس جانیوالا ہے۔

میسوپوٹامیہ کا ایک نامہ نگار مظہر ہے کہ کوئی ایسی جنگ وہاں نہیں ہوئی جو قابل رپورٹ کے ہو

مہاراجہ دھرانگدھرا نے ۵ لاکھ روپیہ جنگی قرضہ میں دینے کا وعدہ کیا ہے اس میں سے ۲ لاکھ روپیہ دیدیا ہے۔

ہانگ کانگ میں ۱۸ سے ۴۱ برس تک کی عمر کے تمام برٹش مردوں کا فوج میں جبراً بھرتی کیا جانا پاس ہو گیا ہے۔

آسٹریا کی فوج میں ایسے لڑکے بھرتی ہیں اور میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں جو ماہ جولائی سے دوران کو ۱۸ سال کی عمر کے ہونگے۔

اس وقت جرمن کے ۲۴۰ ڈویژن میدان جنگ میں ہیں۔ اُن میں سے قریب ۲۱۰ ڈویژن مغربی محاذ پر ہیں۔

۱۹۱۵ء اور ۱۹۱۶ء کے درمیان جرمنی ڈویژنوں کی طاقت ۱۲ سے گھٹ کر ۹ بٹالین رکھی ہے۔

۱۹۱۷ء میں ایک جرمنی بٹالین میں ایک ہزار آدمی سے گھٹ کر ۷۵۰ آدمی رہ گئے ہیں۔

تار برقیات

جرمنی کی مشکلات۔

لنڈن ۱۴ جون - فرانسیسی محاذ پر سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ دشمن نے جو عجلت کے ساتھ قویت سے حملے کئے وہ اس امر کا عمدہ ثبوت ہیں کہ وہ اپنے اس بڑے جنگ کو بہت جلد درجہ انتہائی تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے - جو فوجیں روس میں موسم سرما میں مدت سے آرام کر رہی تھیں انہوں نے جرمن کو کمک پہنچا کر اب تک سنبھالے رکھا تھا - مگر اب فوجی طاقت کے بے محابا سرعت کے ساتھ گھٹتے جا رہے ہیں۔ فوجی طاقت کم ہو رہی ہے - میدان جنگ کے ذخائر خالی پڑے ہیں - سامان کھودنے والے اور کاریگر جو حرفتی نقطہ خیال سے ضروری سمجھے جاتے ہیں - وہ فوج میں بھیجے گئے ہیں - اور ایسے زخمی سپاہی جو پورے طور پر صحت یاب نہیں ہوئے وہ بھی میدان میں واپس بلائے گئے ہیں - اس طرح سے جو فوجیں میدان جنگ میں از سر نو داخل کی گئی ہیں - اُن کے عقب میں ایک فاقہ کش اور کمزور قوم پڑی ہوئی ہو اور جو ناامیدیاں ظاہر کر رہی ہے ممکن ہے کہ لوٹ مار بہت جلد ہی کریگا - ایک شخص مسمی بہ ایم ہارسل ہیوٹن پیشینگوئی کرتا ہے کہ مغربی محاذ پر ماہ اگست کے وسط تک جانبین کی فوجی تعداد برابر ہو جائیگی۔

اطالوی محاذ

اطالوی محاذ پر آسٹروی جارحانہ حملے شروع ہو گئے ہیں - جن میں اطالویوں کا پلہ بھاری ہے اور آسٹروی نیچا دیکھ رہے ہیں - بیانات اس بات پر متفق ہیں کہ آسٹریا نے اپنے جارحانہ حملوں میں جرمن جنگی قاعدہ جمع کر اور بڑی بھاری تعداد میں حملہ کرنے کا استعمال کیا تھا اس سے اُس کو بہت ہی خفیف کامیابی ہوئی ہے - اس کا یہ جارحانہ حملہ در اصل بہت ہی دور دور کے مقاموں پر متفرق طور پر حملوں کا ایک سلسلہ تھا جس کا منشا یہ تھا کہ اسی طرح اطالویوں پر ایسے حملے کرکے اُن کو پریشان کر دیں - آسٹرویوں کی ابتدائی ناکامی اس طرح نمایاں ہے کہ آسٹروی مراسلہ بہت مختصر ہے یہ عملی طور پر اس نقصان کی معذرت ہے جو چند پہلے گھنٹوں کی تحصیل زمین میں ہوا ہے - اخبارات کہتے ہیں کہ یہ جارحانہ حملہ دشمن کا نہایت ہی جانبازی کا تھا - مگر اس میں جو اُسے ناکامی حاصل ہوئی ہے وہ آسٹریا کے لئے مہلک ہے اور جرمن دباؤ پر ایک بھاری زور ہے اور جو اندرونی انقلابات کا موجب ہوگا - لہذا یہ جنگ اٹلی کی بہ نسبت آسٹریا کے حق میں بہت خطرناک ثابت ہوا ہے -

لنڈن ۱۷ جون - رائٹر کا نامہ نگار جو اٹلی میں برٹش افواج کے ساتھ ہے - نیم شب کو تار دیتا ہوا کہتا ہے کہ ایک اعلیٰ برٹش افسر سے اُس کی ملاقات ہوئی تھی جس نے برٹش فوج پر آسٹروی حملہ کے نتیجہ کے بارے میں ہر پہلو سے اطمینان ظاہر کیا دشمن نے ہمارے ایک کے مقابلہ میں پانچ کا نقصان سہا - ہم نے چار توپیں لے لیں - ہمارے ہوائی جہازوں نے دریائے پیاو پر کم از کم سات پل توڑ ڈالے - اور تھوڑی سی بلندی سے ۲۵ ہزار کارتوس فائر کئے -

آسٹرویوں کا نفع نقصان۔

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ میدان جنگ میں آسٹرویوں کے قریب ۲۵ ڈویژن تھے - مگر اطالویوں کے بڑے مورچے کو توڑ ڈالنے میں کامیاب نہ ہو سکے - برٹش فرنٹ پر آسٹرویوں کا حملہ سخت ہوا - مگر برٹش نے تمام زمین جو اُن کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی پھر واپس لے لی - اور اب اصل خط پر حملہ کر رہے ہیں - آسٹرویوں نے اٹالیوں پر بڑی بھاری طاقت کے ساتھ حملہ کیا - ایک وقت تو آسٹرویوں نے دریائے برنٹا اور پیاو کے مشرق کی جانب تمام اطالوی پہلی لائن پر قبضہ کر لیا تھا اور ایسا ہی بڑا مورچہ بھی پکڑ لیا تھا - اگر یہ جگہیں آسٹرویوں کے پاس رہتیں تو حالت بہت نازک ہو جاتی - مگر اطالویوں نے ایک حملہ کرکے خطرہ کو دور کر دیا -

ایڈیٹوریل نوٹس

کلیسیائی سلف گورنمنٹ ہم کیوں چاہتے ہیں

۴

تس پر بھی کلیسیا میں سلف گورنمنٹ کی ایک اور دلیل یہ ہے کہ کلیسیا اور مسیحی مذہب کا استفادہ اس امر کا مقتضی ہے۔ بار بار کہا گیا ہے کہ مسیحیت کے مستقبل کا انحصار ہندوستانی کارکنان اور ہندوستانی کلیسیا پر ہے۔ مشنری اور دیگر اہل قلم اس امر کے اکثر مقر ہیں کہ ہندوستانی کارندوں کو یورپین کارندوں پر بہت سی فوقیتیں حاصل ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر ہاٹ صاحب کہتے ہیں کہ "دیسی مسیحی بحیثیت مبشروں کے غیر ممالک کے کارندوں پر خاص فوقیتیں رکھتے ہیں۔ جو موسم غیر ممالک کے کارندوں کے لئے غیر موزوں ہے اور جس میں وہ کام نہیں کر سکتے وہ موسم ہندوستانی مسیحیوں کے لئے موزوں ہے اور وہ اس میں کام کر سکتے ہیں انکو زلزلے کی اور دوسری جگہ رخصتیں کاٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جبکہ دوسری اکثر مشن کے حلقوں میں غیر ممالک کے مشنریوں کے لئے موسم کے بارے میں بہت بھاری مسئلہ پیش آتا ہے جس کا نتیجہ بد صحتی ہوتا ہے۔ اور اکثر ان کو سالانہ تعطیلات اور اپنے ملک میں جانے کے لئے فرلو لینا پڑتی ہیں۔ اکثر مشنریوں کی بہ نسبت دیسی کارندے اپنے ہموطنوں کی زبان بہت ہی بہتر جانتے ہیں۔ ...... دیسی آدمی اپنے لوگوں کے دل زندگی اور خیال کو بھی سمجھتے ہیں ......

وہ ان کے دکھ دردوں میں زیادہ ہمدردی ظاہر اور ان کی مدد بخوبی کر سکتے ہیں...... پس غیر ممالک کے مشنریوں کی بہ نسبت دیسی مسیحی زیادہ قابل اور لائق مشنری ہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ وہ اپنے ملک میں مسیحی مذہب پھیلانے کے لئے خاص کارندے بنیں"...... دیسی کارندوں کے ان دعووں کے خلاف ڈاکٹر ہاٹ جیسے مستند آدمی بھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اگرچہ ہندوستانی کارندہ ان کے دکھوں میں بڑی ہمدردی کیساتھ شریک ہو اور مدد کر سکتا ہے تو بھی یورپین ہی دراصل وہ شخص ہے جو ہر امر میں رہنمائی کرتا ہے۔ اور ڈاکٹر ہاٹ صاحب کے بیان کے مطابق "وہ ان کے درمیان بالکل متفرق احوال و تجربات کیساتھ آتا ہے۔ اور خواہ وہ کچھ ہی کیوں نہ کرے وہ بالکل ہی اجنبی اور غیر ملک کا ہے"...... یہ ضروری امر ہے کہ کلیسیائی زاویہ نظر میں بھی تبدیلی ہو۔ ہندوستانی مسیحیت کا مستقبل ہندوستانی کلیسیا پر معلق ہو۔ لیکن اگر مشنری لوگ ہندوستانی مسیحیوں کے روحانی اور کلیسیائی استادوں کے فرائض سے جس کا ذمہ مشنریوں نے خود لیا ہوا ہے دست بردار نہ ہو جائیں تو ہندوستانی کلیسیا اپنی مشن کو کس طرح پورا کر سکتی ہے۔ اور کس طرح وہ خالص ہندوستانی پیمانہ پر اپنے بڑے بھاری مشنری کام کو شروع کر سکتی ہے۔ مسیحیت نے ہندوستانیوں کے روبرو خالص ہندوستانی لباس میں پیش ہونا ہے اور سب سے عمدہ اور قابل ترین یورپین مشنریوں کی بہ نسبت ہندوستانی مسیحی مذہب کو اس ملک میں پھیلانے میں زیادہ طاقتور عنصر ہو سکتا ہے اور دراصل وہ ہے بھی ایسا ہی۔ لیکن اس کام کے لئے ہندوستانی کلیسیائی معاملات کی انتہائی حکومت ہندوستانیوں کے ہاتھوں میں ہونا چاہیے۔ پھر ایک ایسا وقت آنیوالا ہے۔ جبکہ غیر ممالک مشنریوں کے سٹاف کو موجودہ طاقت میں قائم رکھنا ایک مشکل امر ہوجائیگا۔ اور اگر سلف گورنمنٹ میں کلیسیائی تربیت کئے جانے کے ذریعہ سے کوئی ایسا وسیلہ تدریج پیش نظر نہیں ہے تو کلیسیا کا اس قدر مدت مدید تک تعلیمی حالت میں رہنے کے باوجود بھی اس کا اپنے دونوں پاؤں پر کھڑے ہونا محال ہوگا۔

جھیل کے طوفان کو تھما دینا

یہ خداوند یسوع مسیح کے معجزات میں سے ایک بڑا مشہور معجزہ ہے جو اس نے گدرینیوں کے ملک میں ایک دیو گرفتہ کو صحت دینے کے بعد ہی کیا تھا اور جس کا ذکر متی ۸: ۲۳ سے ۲۷ مرقس ۴: ۳۵ سے ۴۱۔ لوقا ۸: ۲۲ سے ۲۵ تک میں ہوا ہے۔ آگسٹین بزرگ اس معجزہ کے روحانی معنی حسب ذیل بیان کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ "ہم اس زندگی میں گویا سمندر پر جہاز رانی کر رہے ہیں۔ ہوائیں چلتی ہیں اور آزمائشوں کے طوفان بھی کچھ کم نہیں ہیں لیکن یہ سب کہاں سے ہیں۔ کیا اس لئے نہیں کہ یسوع تجھ میں سویا پڑا ہے؟ اگر وہ تیرے اندر سویا ہوا ہے تو تو اپنے اندر آرام رکھتا۔ لیکن اس کے کیا معنی ہیں کہ یسوع تجھ میں سویا ہوا ہے۔ کیا صرف یہی نہیں کہ تیرا ایمان جو یسوع سے ہے وہی تیرے دل میں سویا ہوا ہے؟ تو کیا کریگا کہ تو

بچ جائے؟ اُسے اُٹھا اور کہہ کہ خداوند ہم ہلاک ہوتے ہیں - وہ بیدار ہوگا - یعنی تیرا ایمان پھر تیرے پاس واپس آجائیگا - اور تیرے ساتھ ہمیشہ رہیگا - جب مسیح جگا دیا گیا تو اگرچہ طوفان تیرے جہاز کے اندر زور ماریں تو وہ اُسے بھر نہ دیگا - اب تیرا ایمان ہواؤں اور لہروں پر حکمران ہوگا اور خطرہ کا خاتمہ ہو جائیگا" آگے چلکر وہ پھر کہتا ہے -

"اگر خدا علیحدہ کھڑا رہتا اور ہماری دنیاوی آسائش کے ساتھ تلخی آمیز نہ کرتا تو ہم اس کو بھول جاتے - مگر جب مصیبتوں کے دکھ ہمارے دلوں کو ادھر اُدھر اُچھالتے ہیں تو اُس ایمان کو جو اُن میں (یعنی دلوں میں) سو رہا ہے جگا دو - کیونکہ جب مسیح سیدھا سو رہا تھا تو امن تھا مگر جبکہ وہ سو گیا تو طوفان برپا ہوا اور وہ (یعنی شاگرد) خطرہ میں پڑ گئے - پس مسیح ہی دل کے اندر امن اور اطمینان ہر دو ہونگے - مگر صرف اُسی وقت تک جبتک کہ ہمارا ایمان بیدار اور چوکس ہے - لیکن اگر ہمارا ایمان خفتہ ہے تو پھر ہم معرض خطر میں ہیں - مگر جس طرح کہ وہ جہاز ڈگمگا رہا تھا تو ڈگمگاتے ہوئے شاگردوں نے مسیح کو جگایا - جنہوں نے اُس سے کہا کہ "خداوند ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں" تو وہ اُٹھا اور اُس نے طوفان اور لہروں کو حکم دیا اور خطرہ جاتا رہا - اور امن ہو گیا - اسی طرح جب تو بری خواہشوں اور بری شوروں سے جو لہروں میں شور برپا ہوتا ہے تو وہ لہریں تمام دیکھا میں گی - کیا تو اس وقت نا امید ہو رہا ہے کہ تو خداوند کی نظروں میں کچھ بھی نہیں ہے؟ تو تو اپنے ایمان کو بیدار کر مسیح کو اپنے دل میں جگا - جب کہ تیرا ایمان جاگتا ہے تو جانتا ہے کہ تو کہاں ہے ...... جب مسیح جاگتا ہے تو تیرے دل میں امن آجاتے تاکہ تو بھی بندرگاہ پر پہنچ جائے"

یہودی لفٹنٹ جنرل { میجر جنرل سر جان مناش

جو حال ہی میں لفٹنٹ جنرل کے عہدہ پر ممتاز ہوا ہے اور جس کو آسٹریلیا کی آرمی کارپس میں بڑا کمانڈ عطا کیا گیا ہے سب سے پہلا یہودی ہے - جس کو برٹش آرمی میں یہ سب سے اعلےٰ درجہ اور مرتبہ حاصل ہوا ہے - یہ شخص آسٹریلیا کے شہر میلبورن میں ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوا تھا - سول انجنیر کی پوری تعلیم پاکر اس میں کامیاب ہوا اور جنگ سے پہلے اس عہدہ جلیلہ پر مامور رہا - وکٹورین انسٹیٹیوٹ آف انجنیرز کا پریذیڈنٹ اور متعدد صنعتی کمپنیوں کا چیرمین رہ چکا ہے - ۱۸۸۷ء میں آسٹریلیا کی امن دولتیہ فورسز میں پہلے کمیشن اس کو حاصل ہوا اور جب جنگ شروع ہوئی کرنیل کے درجہ پر تھا - جنگ کے پہلے چند مہینوں تک آسٹریلیا میں چیف سنسر رہا - اور اس کے بعد ایک بریگیڈ کی کمانڈ پر گیلی پولی کو روانہ ہوا - اور اپریل سے جبکہ فوجیں وہاں گئی تھیں دسمبر تک جبکہ گیلی پولی خالی کر دیا گیا وہاں کی مہم میں رہا - اور دریائے انزک کے علاقہ میں "وادی مناش" اُسی کے نام سے موسوم ہے - مصر میں جنگی خدمات کرنے کے بعد جنرل مناش آسٹریلین فورسز کے ساتھ فرانس کو گیا - اور وہاں ایک ڈویژن کی کمانڈ کرتا رہا - اور اب ایک آرمی کارپس کی کمانڈ کر رہا ہے -

---

حقائق القرآن کا جواب احمدی مسلمانوں کی طرف سے { لاہور کا احمدی اخبار پیغام صلح اپنی ۱۲ جون

کی اشاعت میں بعنوان "حقیقۃ المسیح کی کثرت اشاعت کی ضرورت" ایک نوٹ میں حسب ذیل خامہ فرسا ہے

"عیسائی ٹریکٹ حقائق قرآن کے جواب میں حضرت امیرایدہ اللہ نے "حقیقۃ المسیح" کے نام سے جو رسالہ تصنیف فرمایا ہے - اُس کے متعلق تحریک کی گئی تھی - کہ خاص طور پر اس کے لئے چندہ بھیجکر اُسے ہزارہا کی تعداد میں چھپوایا جاوے اور ہر ایک مسلمان اور عیسائی حلقوں تک مُفت پہنچایا جائے - افسوس ہے کہ ابھی تک اس طرف اکثر احباب نے توجہ نہیں کی - حالانکہ رسالہ لکھا جا کر پریس میں بھی جا چکا ہے ....."

ہمیں یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی اگرچہ یہ رسالہ ابھی ہمیں موصول نہیں ہوا اس لئے اس پر رائے زنی کرنا قبل از وقت ہوگا - تو بھی ہمیں اُمید ہے کہ رسالہ مذکور کے اُس جواب سے بڑھکر شاید ہی یہ رسالہ ہوگا - جو اخبار پیغام صلح لاہور نے گذشتہ ایام میں دیا ہے - یا شاید یہ ممکن ہے کہ ویسا ہی جواب ہو جیسا حضرت مرزا صاحب مرحوم نے جزیہ عیسوی کا دیا - خیر اتوقع ہے کہ بہت جلد حال معلوم ہو جائے گا - اور تب ناظرین کو حقیقت حال سے آگاہ کیا جائے گا -

---

جرمن حملوں کی نوعیت { جرمن حملے میدان

جنگ میں اپنے اندر بعض خاص نوعیت رکھتے ہیں جو بادی النظر میں کامیاب نظر آتے اور نفس خوفناک بھی ہیں - مگر اس طرح کے حملوں سے جو کامیابی جرمن کو ہوتی رہی وہ اس کو بہت ہی گراں پڑتی رہی ہیں - اور نہ صرف اس کی افواج ہی کا سخت نقصان ہو رہا ہے - بلکہ اُس کی متواتر اور

از حد کمزوری کا موجب ثابت ہوئے ہیں۔ برعکس اس کے اتحادیوں کے لئے نہایت مفید اور حوصلہ افزا رہے ہیں۔ منجملہ دیگر امور کے ایک یہ بات ہے وہ بے شمار آدمیوں کے ساتھ جمع کر اور گنجان ہو کر حملہ کیا کرتے ہیں۔ ایک مثال اس کی وہ جنگ ہے جو مونٹ ڈیڈیا اور ونڈن ہیوٹیر پر ہو رہی ہے۔ اس جنگ میں دس میل سے کم کے محاذ پر پہلے گیارہ ڈویژن اور پھر پندرہ ڈویژن مشغول جنگ رہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ فی گز لمبائی پر دس آدمی کھڑے تھے۔ جرمن کے اس قلعہ شکن طریق سے اگرچہ تازہ ترین جارحانہ حملہ میں اس کو قدرے ابتدائی کامیابی ہوئی مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس میں جرمن کا نہایت ہی ہیبتناک قتال اور خونریزی اور سخت نقصان ہوتا رہا۔ اس پر ایک فرانسیسی کرنیل حاشیہ چڑھاتا ہے اور ایک اخبار میں لکھتا ہے کہ ہم نے آدمیوں کے اس قدر شمار کی نقل کوئی صف آرائی نہیں کی۔ اور اس کی وجوہات بھی نہایت شاندار ہیں۔ اور جن میں ناقبر کی کوتاہی کی وجہ سے حملہ سے کچھ نقصان نہ ہوا۔ فن محاربہ کا اصول یہ نہیں ہے کہ اپنی فوج کا بے تحاشہ نقصان جائز سمجھا جائے۔ اور کہ متعدد آدمیوں کے مقابلہ پر بے شمار آدمی بھیجے جائیں۔ بلکہ یہ کہ میدان جنگ کے ہر حصہ پر آدمیوں کا نقصان ہو جانے سے اپنے آپ کو بچایا رہے۔ اور یہ قاعدہ اس امر کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس فوج کو محفوظ رکھے جس سے بڑی بھاری زد لگانا منظور ہو۔ یہی مضمون نگار کہتا ہے کہ جن محفوظ ترین محاذوں کی بابت کہا جاتا تھا کہ وہ ناقابل مفتوح ہیں۔ وہ اب ایسے نہیں رہے۔ میدان جنگ جنگی داؤں پیچوں اور جنگ کے آخری فیصلہ اور سچی عقدہ کشائی کھیلنے کھلا ہے۔

سونے کی مہریں مسکوک ہونیوالی ہیں

جمعہ گزشتہ ۱۴ جون کو گزٹ آف انڈیا میں ایک قانون شایع ہوا ہے جس کے ذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا کو اختیار دیئے گئے ہیں کہ وہ سونے کی مہریں قیمتی مبلغ پندرہ روپیہ اسی وزن اور نفاست اور جسامت کی مسکوک کرے جیسے کہ پونڈ ہوتا ہے۔ قانونی طور پر مہر کی قیمت پورے پندرہ روپیہ ہوگی۔ منشا اُن کے رائج کئے جانے کا یہ ہے کہ وہ نوٹوں کے ساتھ برابر جاری رہیں۔ اور تاکہ اُن کے ذریعہ سے گیہوں خریدے جا سکیں۔ کمشنر کو پنجاب میں گندم کی خرید کے لئے پروگرام بنانے میں سہولیت ہو۔ لیکن چونکہ شاہی ٹکسال کی اس شاخ میں جو حال ہی میں ہندوستان کے اندر قائم ہوئی ہے۔ پونڈ مسکوک کرنے میں کچھ وقفہ پڑ گیا ہے اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان طلائی مہروں کا مضروب کیا جانا گورنمنٹ آف انڈیا کے روپیہ کے سرمایہ کے ساتھ منسلک کر دیا جائے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے اپنے منشا کا بھی اعلان کر دیا ہے کہ وہ سونے اور چاندی کے سکوں کو گلانے کے عمل کے خلاف آئین قوانین کو زیادہ آزادگی کے ساتھ عمل میں لائے۔ جو ۱۹۱۷ء کے ماہ جون میں سکوں کو پگھلانے کی ممانعت کی بابت شایع ہوئے تھے۔ اور جن پر کم عملدرآمد ہوتا رہا ہے۔ گورنمنٹ اس ضرورت کو بھی ظاہر کرتی ہے جو ہندوستان کی پبلک سونے یا چاندی کے سکوں کا جمع کر کے اپنے پاس رکھنے یا ان کو پگھلا کر سونے یا چاندی کی ڈلیاں یا چیزیں بنانے کے دستور کو چھوڑ کر دورہ جنگ کے متعلق کر سکتے ہیں۔

جنگ کی حالت پر نظر ثانی

جرمن جارحانہ حملہ اب بند ہے۔ اور اس کی پیشقدمی رک گئی ہے۔ اتحادیوں کے خطوط محفوظ اور مستحکم ہیں۔ رائٹر سے جو خبریں جنگ کے متعلق آجکل موصول ہو رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو حملہ ۹ جون کو شروع ہوا تھا وہ اپنے مقاصد تحصیل میں بلاشبہ ناکام ہو گیا۔ مگر دشمن نے ابھی تک اپنے جوہر کیے حملہ پر نہیں دکھائے ہیں۔ چنانچہ شہزادہ اور پرنس کی کی چند ہی ریزرو فوجیں شریک جنگ ہو چکی ہیں۔ مگر یہ فوجیں غالباً ختم بھی ہو چکی ہیں۔ ۲۱ مارچ پر جرمن معرکہ کی ریزرو فوج کی تعداد ۸۰ ڈویژنوں سے زیادہ تھی۔ اس کی اس طاقت کی وجہ اس کی پیادہ فوج اور مشین گن چلانے والوں اور توپ خانوں کی تعلیم و تربیت تھی۔ گزشتہ سال بھر مغربی محاذ پر قریباً ہر جگہ کھلے میدانوں میں جنگ کی تعلیم ہوتی رہی۔ حملہ کرنے والی فوجوں کی خاص کر بڑی تربیت کی گئی ہے۔ اور اس کی مدد میں غیر معمولی میدانی توپ خانہ ہے۔ ان چیدہ فوجوں کے سوائے جرمن پیادہ فوج فرانسیسی اور برٹش فوجوں سے یقیناً افضل نہیں۔ بلکہ غالباً رہی جب جس پیمانہ پر جرمن حملے کر رہے ہیں۔ اس کے مطابق اتحادیوں کے پاس قبل ازیں کبھی ایسی بڑی محفوظ فوج نہیں ہوتی تھی جیسی کہ آج ہے۔ مزید براں کھلے جنگی میدان میں فوجوں کو تربیت دینے کے لئے اپنے خطے سے باہر کبھی ایسی فوج اتحادیوں کے پاس نہ تھی جیسی کہ جرمن کے پاس تھی مگر یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ دشمن نے اپنے نظام اور

قاعدے سے جاری کئے ہیں۔ جنکا مقابلہ کرنے سے ہم قابل نہیں۔

جرمن نقصان کا تخمینہ

تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ میں جو ۲۱ مارچ سے شروع ہوئی ہے۔ جرمنوں کا سخت نقصان ہو چکا ہے۔ چنانچہ ایک امریکن کارسپانڈنٹ جو فرانسیسی صدمات کے ساتھ ہے کہتا ہے کہ ۲۱ مارچ سے لیکر آج تک جرمن ۲۳۳ ڈویژن مشغول جنگ ہیں۔ اور کہ ہر ایک ڈویژن میں سے کم از کم ۲۰۰۰ آدمی ضائع ہو چکے ہیں۔ اور چونکہ ان کے پاس صرف ۲۱۰ علیحدہ ڈویژن ہیں۔ اس لئے ان کا میزان دہاں تک پہونچ گیا ہے۔ اور ۳۰ ڈویژن ان کے پاس ایسے ہیں جو ایک مرتبہ سے زیادہ کبھی شریک جنگ نہیں ہوئے۔ لڑ دینے والی فوج کے نقصانات جرمن کی جنگی قیمت کو گھٹا رہے ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن ایسے آدمیوں کو جنگ میں دھکیل کر جنگی قدر قیمت کو پیدا کرنے کی بھاری کوشش کر رہا ہے۔ جو صرف امدادی خدمات ہی کرنے کے لائق ہیں۔

تازہ ترین خبر ہے کہ ایک فرانسیسی نیم سرکاری بیان مظہر ہے کہ تازہ ترین جنگ ختم ہو گئی ہے۔ اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر ایک متواتر جارحانہ حملہ کم وبیش اور تنگ محاذ پر ہوتا ہے۔ اور اس سے کم زمین دستیاب ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ جو مقابلہ ان کا کیا جاتا ہے وہ زیادہ زیادہ موثر اور باثمر ثابت ہوا ہے۔ اور جرمن نے بہت سی نقصانات برداشت کرتے ہیں تس پر بھی شک نہیں ہے کہ دشمن کسی نہ کسی جگہ اپنا نیا جارحانہ حملہ بہت ہی جلد کریگا۔ کیونکہ وہ دن بدن زیادہ کمزور ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مگر امریکن فوجوں کے لگاتار زیادہ تعداد میں آتے رہنے کے سبب سے جاری ریزرو فوجیں برابر تعداد میں بڑھ رہی ہیں۔

برطانیہ کا جنگی خرچ

برطانیہ کا جنگی خرچ حسب ذیل ہے

۱۹۱۳-۱۴ء	آمدنی	۱۹۸۳۴۳۰۰۰	پونڈ
	خرچ	۱۹۷۴۹۲۷۰۰	"
۱۹۱۴-۱۵ء	آمدنی	۲۷۰۳۳۲۰۰۰	"
	خرچ	۱۱۱۳۶۵۴۰۰	"
۱۹۱۵-۱۶ء	آمدنی	۳۳۶۷۶۷۰۰۰	"
	خرچ	۱۵۵۹۱۵۸۰۰	"
۱۹۱۶-۱۷ء	آمدنی	۵۷۳۴۲۸۰۰۰	"
	خرچ	۲۱۹۸۱۱۳۰۰۰	"
۱۹۱۷-۱۸ء	آمدنی	۶۱۲۵۰۰۰۰۰	"
	خرچ	۲۲۹۰۳۸۱۰۰	"

نیز برطانیہ عظمیٰ کا قومی قرضہ اگست ۱۹۱۴ء میں ۶۴۵۰۰۰۰۰ پونڈ تھا۔ جو بڑھتا بڑھتا ۹ ستمبر ۱۹۱۷ء کو ۵ ارب پونڈ تک پہونچ گیا۔ اس میں سے ایک ارب ۱۰ کروڑ پونڈ اتحادیوں کو اور ۱۶ کروڑ پونڈ نو آبادیات کو بطور قرضہ دیا گیا۔

سرکاری اعلان

اعلان عام کیا جاتا ہے کہ قرضہ جنگ اور بھرتی کی طرف لوگوں کی توجہ دلانے کے لئے موزوں اشتہاروں اور اعلانوں کی ضرورت ہے۔ سب سے اچھے اعلان کے لئے کمیٹی اشاعت نے پچاس پچاس روپے کے انعام مقرر کئے ہیں۔ علاوہ ازیں باقی ایسے اعلانوں کے لئے جو پسند کئے جاویں حسب انعام دیئے جاوینگے۔ البتہ ان انعاموں کی رقم پچیس روپیہ سے زیادہ نہ ہوگی۔ تمام اعلان و اشتہار میرے پاس اخیر جون ۱۹۱۸ء تک پہونچ جانے چاہئیں۔

عبدالعزیز جائنٹ سیکرٹری
پنجاب پبلیسٹی کمیٹی لاہور

ضرورت

۲۶ / ۱

واضح ہو کہ فدوی اردو مڈل تک پڑھا ہے اور فورتھ کلاس تک انگریزی بھی جانتا ہے۔ اور ہندی سے بھی بخوبی واقف ہے۔ اور مدت مدید سے ریچر کا کام بھی کرتا رہا یوں ٹیچر و ریچر دونوں کام کر سکتا ہوں۔ کسی وقت کینیڈین مشن سینری کلاس میں بھی تعلیم پا چکا ہوں علم موسیقی سے خوب واقف ہوں یعنے ستار بجانا خوب جانتا ہوں اور گانا بھی جانتا ہوں۔ لہذا حبہ ایسے شخص کی کسی صاحب کو ضرورت ہو تو مہربانی سے قبول کر کے یاد فرمائیگا۔ آپکا از حد شکر گذار رہونگا۔ حد آداب۔ **آپ کا خادم**۔

ہینری ایمس معرفت جے۔ اے ایمس۔
گرسہائے گنج۔ ضلع فتح گڑھ۔

پنجاب سنڈے سکول یونین کا امتحان

۳۰ جولائی ۱۹۱۸ء کو ہوگا۔ سوالات امتحان کے لئے مطابق درجہ۔ جناب پادری الیف۔ جے نیوٹن صاحب سیکرٹری امتحان نمبر ۱ سے درخواست کرنی چاہئے۔ تمام درخواستیں تاریخ امتحان سے چار ہفتے پہلے آنی چاہئیں۔ پادری الیف۔ جے۔ نیوٹن صاحب مشن احاطہ۔ موگہ۔ ضلع فیروزپور۔

ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں

ہندوستانی مسیحی کلیسیا کی پرافسوس حالت

گزشتہ سے پیوستہ

پھر یہ بھی یاد رہے کہ مسیح کی بادشاہت یہود کی قوم کے عالموں اور دولتمندوں کے ذریعے نہیں۔ بلکہ اُس قوم کے غریبوں اور حقیروں۔ ہاں محصول لینے والوں اور مچھلی پکڑنے والوں کے ذریعے دنیا میں پھیلی اور قائم ہوئی۔ خدا کے خزانے میں علم اور دولت کی کمی نہیں۔ اُس کی قدرت جاہلوں اور کنگالوں کو عالم اور دولتمند بنا سکتی ہے۔ مسیح کی بادشاہت دولت اور علم کے ذریعے نہیں۔ بلکہ فقط محبت اور خدمت گزاری کی روح کے ذریعے قائم ہو سکتی ہے۔

پھر بعض نوجوان جنہوں نے اچھے مدرسوں میں تعلیم پائی اور جن کے دلوں میں مسیحی خدمت کا جوش موجزن ہے۔ اکثر یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ ان کی حسب منشا اُنہیں خدمت کرنے کے موقعے حاصل نہیں۔ کیونکہ مشنریوں کا سلوک اچھا نہیں۔ ان کا یہ قول ایک حد تک درست بھی ہے لیکن ان نوجوانوں کو یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ اگر وہ اس بات کا دعوےٰ کرتے ہیں کہ اُن کے دلوں میں مسیح کی محبت ہے تو اس محبت کو کسی شکل سے ہراساں نہ ہونا چاہئیے۔ ورنہ اُن کی یہ سچی محبت نہیں۔ ذرا غور فرمائیے مقدس پولوس رسول کے خیال کے مطابق سچی محبت کس کا نام ہے۔ ملاحظہ فرمائیے رسول فرماتا ہے۔ محبت صابر ہے مہربان۔ محبت اپنی بہتری نہیں چاہتی جھنجھلاتی نہیں۔ بدگمانی نہیں کرتی۔ سب کچھ سہ لیتی ہے۔ سب باتوں کی امید رکھتی ہے اور سب باتوں کی برداشت کرتی ہے (اکرنتھیوں ۱۳: ۷) پھر یہ بھی خیال رہے کہ مشنریوں کے خیالوں اور اُن کے سلوک کو بدلنا اور بہتر بنانا آخر ہم ہندوستانی مسیحیوں ہی کے کرنے سے ہوگا۔ اگر ہم خود کوشش کرنے سے ہی ہار بیٹھیں تو پھر مشنریوں کو برا بھلا کہنا بے جا ہے۔ اگر آج ایک تعداد تعلیم یافتہ اور دل پر غیرت مسیحی نوجوانوں کی مشنری خدمت کا حلف اٹھالیوے اور اپنی اعلیٰ خدمات اور لائق طرز عمل سے ہندوستانیوں کی لیاقت کا ثبوت دکھادیوے تو تھوڑے سے ہی عرصے میں مشنریوں کے خیال اور سلوک میں آسمان و زمین کا فرق آجاوے گا۔ اور ہندوستانی مشنریوں کو وہی حقوق اور اختیارات سپرد ہو جائینگے جن کے وہ آجکل لائق نہیں خیال کئے جاتے۔

پھر کلیسیائی خدمت کے لئے مشن ہی ایک ذریعہ نہیں جس کے دل میں سچا جوش ہو اُس کے لئے نیٹیو مشنری سوسائٹی کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے۔ وہ ہماری اپنی سوسائٹی ہے جو ہماری خدمتوں کی محتاج ہے۔ اگر ہم اس اعزاز کو جو خدا کی جانب سے ہمیں بخشا گیا ہے قائم رکھا چاہیں تو ہمیں اپنی اس نیٹیو سوسائٹی کی [illegible] ضروریات کے خیال کو ہر وقت مدنظر رکھنا اپنا فرض سمجھنا چاہئیے۔

ہاں بے شک خدمت کے موقعے تو موجود ہیں۔ اور خدا نے لیاقت بھی عنایت کی ہے۔ مگر کمی خود ہم میں ہے۔ ہم دنیا داری اور خود پرستی میں محو ہیں۔ ہمیں دین اور کلیسیا سے ملک اور حب الوطنی سے بھلا کیا سروکار؟

پھر ایک اور بڑی خرابی جو ہم میں روز بروز ترقی پر ہے وہ فیشن پرستی ہے۔ اور خیال رہے کہ یہی فیشن پرستی ایک روز ہمیں ندامت اور بربادی کی خاک کھلائیگی۔ ہندو اور مسلمانوں کے مقابلے میں ہم گویا مفلس ہیں۔ لیکن ہمارے لباس اور رہائش [illegible] خاص طریقوں کی [illegible] بہت ہمارے [illegible] ہندوستانوں سے بڑھ جاتے ہیں۔ عموماً ہماری ایک بیس پچیس روپیہ کی حیثیت کا کلرک اپنے طرز لباس اور رہائش میں ایک پانسو یا چھ سو روپیہ [illegible] حیثیت کے شخص کی نقل کرتا ہے۔ بیشک اچھا پہننا اور اچھی طرح رہنا کسی عیب میں داخل نہیں۔ بشرطیکہ حیثیت کے موافق ہو۔ مگر ہم اس بات سے غافل ہیں۔ ہمارے لئے مقروض ہونا اس سے بہتر ہے کہ ہم سادگی سے اپنی عزت قائم رکھیں۔ اور آڑے وقت کے لئے کچھ سرمایہ جمع کرنیکی تکلیف گوارا کریں۔ اس فیشن پرستی کا ایک نمایاں اثر افلاس تو تھا ہی لیکن اب سے یہ اثر ترقی پر ہے۔ اور اس کی حد بھی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس کا ایک نیا اثر ہمارے نوجوانوں میں ظاہر ہو رہا ہے۔ کچھ زمانہ پیشتر مسیحی نوجوان تعلیم و تربیت میں خوب ترقی کرنے لگے تھے۔ مگر اب فیشن کا زور انہیں محنت کرنے سے روکتا ہے اور اُنہیں اس بات پر مجبور کرتا ہے کہ وہ جلدی سے ریلوے یا کسی اور ایسے محکمے میں کوئی سستی نوکری اٹھا کر اپنے آپ کو صاحب لوگوں میں داخل کریں۔ فیشن نے ہماری نوجوان خاتونوں میں بھی ایسا اثر پیدا کیا ہے کہ روپے کی چاہ میں انہیں ہندو۔ اور مسلمانوں کے ساتھ بھی شادی کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ اس پہلو سے جو دھبہ ہماری کلیسیا کے نام پر آرہی ہے۔ اور ہماری فیشن پرست خاتونوں کی بدولت جو کفر مسیح کے نام پر بولا جاتا ہے وہ اپنا اثر دکھائے بغیر نہ رہیگا۔ اور وہ خداوند ہمیں ان باتوں کے لئے مجرم ٹھہرائیگا۔

خداوند ہم پر رحم کرے اور ہماری کلیسیا کو ہمارے فرائض اور نقائص سے آگاہی دے۔ صدوم

اور عمورہ کے حال یاد رکھئے۔ کیا ہماری حالت ان شہروں کی حالت سے کسی طرح کم ہے۔ اگر نہیں تو کیا آپ خیال کر سکتے ہیں کہ ہماری سزا اُن کی سزا سے کم ہوگی؟

اُٹھ اے غافل بیدار ہو۔ خدا کی دی ہوئی نعمتوں پر اس قدر نازاں نہ ہو کہ دنیا تجھے اندھا کردے۔ اب بھی وقت ہے۔ اب بھی موقعہ ہے وہ جس نے ستر کی سو بار معاف کرنے کو کہا۔ بہت دفعہ معاف کر چکا۔ اب اس کے صبر کی حد کا خاتمہ بہت نزدیک ہے۔ اپنی حالت کو جانچ اور عاقبت کا فکر کر۔ پیشتر اس سے کہ سونا آگ میں تایا جاوے تو شرارت اور بغاوت کی نجاست سے آپ کو پاک کر تاکہ جب تو مصیبت اور آفت کی بھٹی میں آزمایا جائے تو قادر مطلق کی نظروں میں پورا اُترے۔ اور جب تو خود اپنی حالت کو سنوار چکے تو اپنی توجہ اپنے ہم ملتوں اپنی کلیسیا کی طرف مبذول کر۔ اور جہاں تک تجھے خدا نے طاقت اور لیاقت دی ہے اُسے راہ راست پر پھیر لانے کی کوشش کر۔ پیشتر اس سے کہ خدا کا ہولناک دن چور کی طرح اُس پر آن پڑے اور اُس کے بُرے اعمال کے موافق اُسے بدلا دے۔

کدورت بیاں کیا کروں میں کسے تو
یہ دل گرد کلفت کا یک کارواں ہے
جو روتا بھی ہوں میں غبار دل سے
تو آنسو کا سیلاب رنگ رواں ہے
جو دل میں ہے آتا ہے کہنے میں بھی وہ
زباں میرے دل کی گر ترجماں ہے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر اور اپنا پورا پتہ صاف اور خوشخط لکھئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ مینیجر نور افشاں

ستم ستم نہ سمجھو کہ امتحان کے لئے

(از قلم جے۔ بی۔ ایل از عراق عرب۔)

جب انسان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ اُس کو تقدیر کے سر تھوپتا ہے یا شکوہ شکایت کرتا ہے کہ مجھ پر ظلم ہوا بے انصافی ہوئی۔ مگر یاد رہے ہمیں صبر اُسی وقت آتا ہے کہ جب ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تکلیف ہماری آزمائش کے لئے ہے۔ دنیا میں کون ہے جو آرام سے زندگی بسر کر رہا ہے۔

آرام سے ہے کون جہان خراب میں۔
گل سینہ چاک اور صبا اضطراب میں

علاوہ بریں ہمیں اور تسلی ملتی ہے کہ خدا نے ہزارہا اسباب ایسے پیدا کئے ہیں کہ جو ہماری بلاؤں کے ٹالنے والے ہیں۔ اگر ہم بیمار ہیں تو موسم کی تبدیلیاں ہماری صحت کے لئے معاونت کرتی ہیں ہم کو علاج کی فکر ہوتی ہے۔ دواؤں کا تجربہ پرہیز کی تمیز ہوتی ہے۔ اگر اُستاد طلبا کو دھمکاتا اور سزا دیتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ امر اُستاد کی مرضی کے خلاف تھا کہ جس کی پاداش میں ہم نے سزا پائی۔ لہذا وہ خود آئندہ کے لئے محتاط ہو جاتا ہے۔ دوسرے طلبا بھی اس کو دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ اور احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ پس جس کو ہم ستم سمجھتے ہیں درحقیقت وہ ہماری تربیت و اصلاح کے لئے ہے۔ ہمارے خداوند یسوع المسیح کو دنیا نے ستایا۔ ہر طرح سے ذلیل و رسوا کیا۔ یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا۔ یہاں تک کہ جان لے لی۔ یہ سخت سے سخت آزمائش تھی پر خداوند اُس میں کامل نکلا۔ موت پر غالب آیا۔ سرفراز ہوا اور اپنے بندوں کے لئے نمونہ ہوا ہمیں چاہئیے کہ مصیبت میں اُسی کو تکتے رہیں۔ تاکہ دکھ کی گھڑیوں کے ٹلجانے پر سرفراز کئے جائیں۔

مضمون نگاروں کی توجہ

ہندوستان میں مسیحی مذہب کو آئے ہوئے بہت عرصہ ہوا اس مدت دراز میں مختلف اقوام کے لوگ سربرآوردہ و پادری کے معزز عہدوں پر سرفراز ہوئے اور اپنی زندگی میں انہوں نے حتی المقدور باوجود بہت کچھ بے سروسامانی کے بہت کچھ کیا۔ کتابیں تصنیف کیں اپنے وعظ و نصائح و زندگی سے بہتوں کو روحانی فیض پہنچایا کوئی صاحب ایک ایسا رسالہ تصنیف فرمائیں جس میں اُن اصحاب کی زندگی کا مختصر بیان ہو جو نہ صرف یادگار رہے بلکہ موجودہ و آئندہ نئے پشتوں کے نمونہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو اصحاب مسلمانوں میں سے مسیحی ہوئے انہوں نے اپنے دور میں کچھ کیا۔ مثلاً پادری رجب علی صاحب مرحوم مہتمم مشن کے منشی نظام سرکار کے مورخ تھے۔ پادری عماد الدین صاحب مرحوم نے بہت کچھ لکھا پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے مرحوم مولوی حسام الدین صاحب مرحوم اڈیٹر کشف الحقائق عبد اللہ آتھم صاحب مرحوم مباحث اکبر مسیح صاحب ستارہ ہند مرحوم مولوی صفدر علی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مرحوم اور صاحبان غالباً ہونگے جنکا نام مجھے یاد نہیں۔ ہندوؤں میں سے پادری کھڑک سنگھ صاحب اسٹر رامچند صاحب پادری نہال سنگھ صاحب بی۔ اے۔ پادری فیلبس صاحب الہ آبادی مرحوم۔ اگر رسالہ

کی صورت میں نہ ہو سکے تو اخبار نور افشاں میں سلسلہ وار ان صاحبان کی سوانح عمری اور اُن کے کاموں کا مختصر بیان ہو اور خدا کرے کہ اُن کی جگہ خالی نہ رہے۔ بلکہ ہمارے گروہ میں سے کوئی نکلے کہ جو اُنکا جانشین ہو خدا کے جلال کے لئے۔

راقم۔ جے۔ بی۔ ایل از عراق عرب۔

ازطرف جیمس پال

۱۲ تاریخ ماہ حال بروز اتوار جبکہ بندہ گرجہ سے دعا و نماز سے فارغ ہو کر اپنے غریب خانے کو جا رہا تھا تو ریلوے سٹیشن و سیلا رام کے تالاب کے درمیان ایک چھوٹے سے باغ میں جہاں آجکل بھرتی کا تمبو وغیرہ لگا ہوا ہے میں نے وہاں آدمیوں کا بڑا مجمع دیکھ کر اُدھر کا رُخ کیا اور قریب جا کر ایک انگریز میم کو درمیان میں تنہا آسمان کی طرف اپنے منہہ بلند کئے دیکھا۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ گویا یادِ الٰہی میں محو ہے۔ مجھے یہہ نظارہ دیکھ کر کچھ حیرت سی ہوئی۔ بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ صبح ۷ بجے سے یہ میم صاحبہ اس جگہ اس حالت میں کھڑی ہے۔ اور قریب دس بجے کا وقت تھا جب بندہ وہاں پہنچا۔ اور یہ معلوم کر کے اور بھی زیادہ دل میں تشویش اور خیال آیا کہ اس کا سبب دریافت کیا جائے۔ چنانچہ بندہ نے ہمت کر کے میم صاحبہ کی طرف قدم بڑھائے اور یوں سوال کیا۔

میں۔ میم صاحبہ کیا آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ اور اگر پانی وغیرہ درکار ہو تو بندہ لانے کو تیار ہے

میم صاحبہ۔ آپ کیا مذہب رکھتے ہیں؟

میں۔ میں عیسائی ہوں۔

اس پر میم صاحبہ نے خواہش ظاہر کی کہ پانی لایا جائے۔ میں نے دوڑ کر سٹیشن پر جا کر ایک گلاس میں کچھ دودھ برف ان کے لئے لایا۔ اور جسے انہوں نے خوشی سے قبول کر لیا۔ میم صاحبہ نے سوال کیا کہ کیوں آپ نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ میں نے جواب دیا بلحاظ عیسائی ہونے کے میرے دل نے مجھے آپ کے ساتھ یہ سلوک کرنے پر آمادہ کیا۔ جبکہ بندہ نے گلاس اُنکی طرف بڑھایا تو میم صاحبہ نے گلاس کو ہاتھ لگا کر اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور جب سبب دریافت کیا تو انہوں نے ذیل کا جواب دیا۔ تم نے مسیح پر دس سال ایمان رکھنے کے بعد انکار کیا۔ لیکن بعد ازاں تم نے پھر اپنے گناہ کا ایک پادری صاحب کے سامنے اقرار کیا۔ اور مسیح کو قبول کیا۔ اور مجھ کو میری روح نے یہ تمہاری بابت بتایا کیا یہہ سچ ہے؟ میں حیران سا ہوا اور جواب دیا کہ سب کچھ درست ہے۔ مجھے پہلے کبھی اس میم صاحبہ سے ملاقات کا موقعہ نہیں ہوا تھا۔ اُنہوں نے تب دودھ پی لیا۔ اور مجھ سے وعدہ کیا کہ میں پھر تم سے ملونگی۔ اور آپ نے اپنا پتہ بتانا چاہا۔ لیکن پتہ لینے سے انکار کیا اور جواب دیا کہ میں خود تم کو تلاش کروں گی۔ اس کے بعد ایک عجیب بات میرے تجربہ میں آئی تھی کہ اسی رات کو وہی میم صاحبہ مجھے خواب میں دکھائی دیں۔ اور مجھے خواب میں ایک عجیب مکان میں لے گئیں اور وہاں ہم دونوں نے کھانا کھایا۔ اور بعد ازاں آپ نے میرے سے سوال کیا کہ کیا تم خداوند مسیح کو دیکھنا چاہتے ہو۔ میں نے دل میں شک لاتے ہوئے ہاں کی۔ اور ہاں کرنے پر آپ نے مجھے دعا کرنے کے لئے کہا۔ اور خود بھی دعا میں مشغول ہو گئیں۔ دعا کے بعد اُس نے کہا آسمان کی طرف اپنی نظر اُٹھاؤ اور جب میں نے اوپر نظر کی تو نہایت ہی جلالی نور دیکھا اور جس کے دیکھتے ہی میں سر کے بل گر پڑا اور بیہوش ہو گیا تو جب ہوش میں آیا تو ڈاکٹر گرسوالڈ صاحب کو اپنے سرہانے دیکھا اور بعد ازاں بندہ کو جاگ آگئی

جیمس پال۔ پریچر امریکن پرسبیٹیرین مشن لاہور

انتقال پُر ملال

بڑے افسوس اور رنج کے ساتھ تحریر کیا جاتا ہے کہ مولوی خدا بخش صاحب ایلڈر کلیسیا پسرور جو کہ تجربہ کار اور سال خوردہ مسیحی تھے خدا کے پاس چلے گئے ہیں۔ میری دانست میں اُنکی زندگی کی کیفیت کا تھوڑا سا لکھنا ناظرین کے لئے فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ یہ صاحب ایک چھوٹے سے گاؤں موضع ٹوٹیاں والہ متصل پسرور کے رہنے والے تھے۔ ورثے ان کے باپ دادے کا محمدیت میں پیشہ امامت تھا۔ اس بزرگ نے بھی اپنی زندگی کا بہت سا حصہ اس کام میں صرف کیا۔ شروع میں سے اُن کی طبیعت کا میلان مذہبی چھان بین کرنے کا تھا۔ اس مقصد کے لئے مختلف مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کرتے اور صداقت کی جستجو کرتے تھے۔ اتفاقیہ ایک محمدی گھر سے متی کی انجیل ردی میں پڑی ہوئی اُن کو ملگئی جس کے پڑھنے سے الٰہی تجلی نے اُن کو روشن کر دیا۔ اور ان کے دل میں بیقراری ڈالدی۔

۱۷ اگست ۱۸۹۱ء میں یہ صاحب بمعہ اپنی بیوی اور بچوں کے پادری ٹی۔ ایف کننگس صاحب مشنری پسرور کی معرفت بتسمہ کے ذریعے مسیحی جماعت میں شامل ہو گئے۔ بہت دیر نہ گذری کہ مخالف نے اُن کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے ذریعے گمراہ اور برگشتہ کرنے اور

مخیموں کی طرح بھٹکنے کی کوشش کی تاکہ اس کا ایمان جاتا رہے۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مرحوم کو ایک دن کے لئے مجبوراً واپس جانا پڑا۔ لیکن خدا کا شکر ہو جس محبت کے وسیلے وہ مسیح کے پاس کھینچے گئے تھے اسی محبت نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور تھوڑی ہی دیر کے بعد پھر مصمم ارادہ سے خداوند میں قائم ہو گئے۔ اور خاص شہر پسرور میں سکونت اختیار کی اگرچہ کلیسیا پسرور میں بھی ان کا کام قابل تعریف ہے۔ کیونکہ بحیثیت ایلڈر وہ اپنے فرائض کو اچھی طرح ادا کرتے رہے ہیں۔ لیکن انکا زیادہ تر کام پسرور کے علاقہ کے غیر مسیحیوں میں تھا۔ اور اس کام میں وہ خاص دلچسپی لیتے اور اپنی ذمہ داری سمجھتے تھے۔ چنانچہ تخمیناً ستائیس برس اس خدمت میں مصروف رہے۔ اس اثنا میں انہوں نے اپنی زندگی کا اثر غیر اقوام کے دلوں میں ایسا ڈال دیا کہ لوگ اپنے دیوانی اور فوجداری مقدمات میں اپنا کمیشن مقرر کرتے اور ان کی کارروائی کو معتبر اور بھروسے کے لائق سمجھتے تھے۔

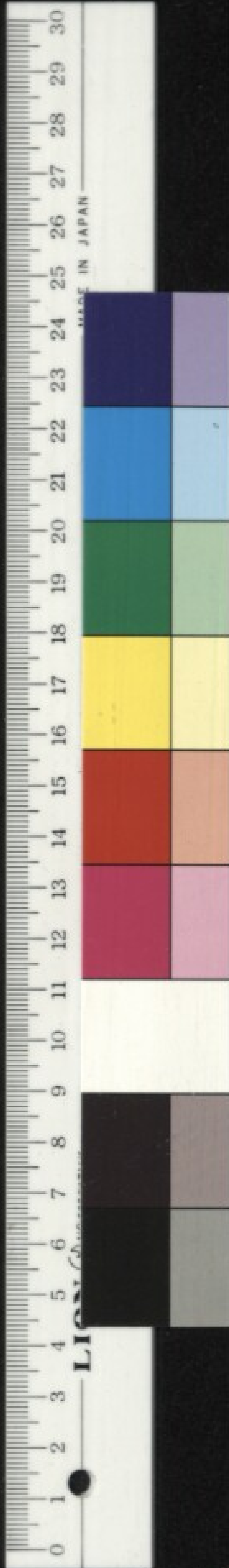
چالیس ممبر ایسے ہیں جو آج مسیحی جماعت میں غیر اقوام میں سے شریک ہیں۔ جو کہ خداوند کے جلال کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں۔ یہ صرف انہیں کی جانفشانی اور محنت کا نتیجہ ہے۔ قریباً ایک سال کا عرصہ گذرا کہ ان کو ذیابیطس اور قبض کی بیماری لاحق ہوگئی اور اس بیماری نے یہاں تک زور پکڑا کہ ان کو ماہ جنوری سنہ رواں کو معالجے کے لئے جلالپور جٹاں جانا پڑا۔ وہاں جاکر اپریشن کرایا۔ دو ماہ کے بعد پسرور آئے اور ابھی تک مرض مذکورہ سے کافی صحت نہ پائی تھی کہ اچانک دست شروع ہو گئے۔ ہر چند علاج کیا گیا لیکن رضائے الٰہی کے سامنے کوئی دوا کارگر نہ ہوئی۔ آخر کار مورخہ ۱۵ مئی بروز جمعہ بوقت دو بجے بعد دوپہر سلام اور ہاتھ ملانے کے بعد ۷۰ برس کی عمر میں اپنے عزیزوں سے رخصت ہوئے۔ اسی دن ان کے تجہیز و تکفین کا انتظام کیا گیا۔ ان کے جنازے پر مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کا بڑا ہجوم ہونے والا تھا۔ لیکن چونکہ ان کا کفن دفن رات کے ۱۰ بجے سے پہلے تیار نہ ہو سکا اس لئے بہت لوگوں کو حاضر ہونے کا موقعہ نہ ملا۔ لیکن تو بھی کافی تعداد مسیحیوں اور غیر اقوام کی جنازے پر حاضر ہو گئی اور مختلف تقریریں بڑے لائق اور معزز صاحبان کی طرف سے ان کی زندگی پر بیان کی گئیں۔ جن کا لب لباب مندرجہ ذیل ہے۔ مولوی خدا بخش فارسی اور عربی کی خاص استعداد رکھتے۔ اور اردو و فارسی کے اچھے شاعر زندہ دل حقیقی زندگی کے مشتاق۔ روحوں کے فکرمند۔ خود انکار مسیح کو جلال دینے والے اور ایمان کے ذریعے مشکلات پر غالب آنے والے تھے۔ آخر میں میری عرض ہے کہ ناظرین خدا سے دعا کریں کہ وہ ان کے عزیزوں کو ان کی جدائی سے تسلی بخشے۔

از جانب جمیل الدین پاسٹر پسرور امریکن مشن۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار

مکاشفہ ۷: ۴

اس بڑے عدد کا ذکر مکاشفہ کی کتاب کے ۷ باب کو شروع سے پڑھنے سے ایک ماجرے کا ذکر پایا جاتا ہے جو خداوند نے یوحنا رسول پر ظاہر کیا۔ یعنے یہ کہ دنیا پر ایک بڑی بھاری مصیبت آنے والی ہے۔ زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کھڑے دیکھے۔ جو چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے کھڑے تھے تاکہ زمین یا سمندر یا کسی درخت پر نہ چلے۔ ایک اور فرشتہ ظاہر ہوتا ہے جو زندہ خدا کی مہر لئے ہوئے آتا ہے۔ اور وہ مذکورہ بالا چاروں فرشتوں کو بلند آواز سے پکارتا ہے کہ جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں پر مہر نہ کر لیں۔ زمین اور سمندر اور درختوں کو ضرر نہ پہنچانا اور جن پر مہر کی گئی میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی۔ تاکہ خدا کے بندوں پر بھی یہ مصیبت جس کا ذکر ۱-۳ آیات میں آیا ہے نہ آوے۔ اور خدا کے لوگ اس آفت اور مصیبت سے محفوظ رہیں۔ بجز اس کے نام یعقوب کے ۱۲ قبیلوں کی تعداد کا جو سب کے سب یکساں ہے ۵-۸ آیات تک ذکر کرکے رسول اس کے بعد رویا میں ایک بڑی جماعت دیکھتا ہے جو خدا کے بندوں کی جو تمام دنیا سے لیکر اس مصیبت کے زمانہ تک کی ہے۔ جس کا ذکر ۹-۱۰ آیات میں پایا جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک اور جماعت کا ذکر ہے۔ جس کا حال ۱۳: ۱۴ آیات میں پایا جاتا ہے۔ یہ جماعت وہی ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی ہے۔ جس پر مہر کی گئی ہے۔ تاکہ اس بڑی مصیبت سے محفوظ رہے۔ اگر خدا نے مہلت اجازت دی تو ہم کلام کے حوالجات اور ثبوتوں سے اس مصیبت کے زمانہ کا بھی ذکر کرینگے۔ آپ ذرا انتظاری کیجئے۔ (باقی دارد)



مسوپوتامیہ

گذشتہ سے پیوستہ

(۷) مسوپوتامیہ میں مشن

مسیحیت اور مسیحی بہت گرجوش ہونگے۔ کہ یہ ملک نہ صرف ملکی اور دنیوی بلکہ دینی ترقی بھی دیکھنے والا ہے۔ بصرہ اور بغداد میں تھوڑا اسا امریکین مشن کا کام پیش از جنگ جاری تھا۔ وہاں کے مشنری صاحب کی چٹھی سے مفصلہ ذیل اقتباس ہدیہ ناظرین ہے۔

یہاں بھی ہندوستان کی طرح اشاعت مذہب عیسوی کا ذریعہ تعلیم ہی ہے۔ مغربی تعلیم کے اثر سے اہل اسلام کے دل سے اسلام کا اثر اور دینی تعلیمات کا زور دور ہو جاتا ہے لیکن مذہبی پہلو سے یہ کمی سکول اور کالج کی تعلیم سے پوری نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ بائبل کی تعلیم بھی ضروری ہے۔ شاید یہ باعث ہے کہ ترکی گورنمنٹ نے ہمیشہ اشاعت تعلیم میں رکاوٹیں پیدا کیں۔ بڑی مشکل سے سکول اور کالجوں کے کھولنے کے لئے منظوری لی گئی۔ اب مغربی حصہ میں امریکن مشنوں کے کثرت سے سکول ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لئے ٹریننگ اور نارمل سکول۔ ۱۹۱۴ء میں ترکی گورنمنٹ نے چار لڑکیاں قسطنطنیہ کالج میں نارمل کلاس کے لئے بھیجیں۔ بیروت اور ... ایرٹ کالجوں میں اس قدر طلباء کی کثرت ہے کہ اور گنجائش نہیں۔

بصرہ میں عربی میڈیکل مشن کا ہسپتال بائبل کی اشاعت و پرچار کے لئے بہت ہی موثر ذریعہ ہے جس میں یہودی۔ بدوی۔ عربی۔ فارسی۔ ترک اور مسیحی ہر روز آتے اور خدا کا کلام برضا و رغبت سنتے ہیں۔ ۱۹۱۴ء میں ۱۸۰۰۰ بیمار آئے اور ۶۰۰ اپریشن ہوئے جس میں سے دو سو کلورو فارم کے ماتحت ہوئے۔"

رافسوس کہ ہمیں سوائے ایک چٹھی کے زیادہ معلومات متعلقہ مشنری کام دریافت نہیں ہوئیں۔ فقط تاہم ہمیں سے بہت جانتے ہیں کہ جنگی خدمات کے لئے بہت سے ہمارے دیسی پادری صاحبان ہندوستان اور پنجاب سے چیپلین ہو گئے اور جانے کو ہیں)

(۸) فتح یروشلم

موجودہ جنگ کی برکات کا بیان بہت طویل ہے مگر مندرجہ صدر عنوان کے تحت میں اتنا کہنا کافی ہوگا کہ جنگ نے مسیحی مذہب کی صداقت پر کئی ایک ہیلو سے ناقابل تردید شہادت دی ہے۔ دیکھئے جناب! مکاشفہ ۱۱ باب ۲ آیت "اور اس صحن کو جو مقدس کے باہر ہے۔ خارج کر دے ۔ ۔ ۔ ۔ کیونکہ وہ غیر قوموں کو دے دیا گیا۔ وہ مقدس شہر کو بیالیس ماہ تک پامال کریں گی"۔

یروشلم پر مسلمانوں کا قبضہ ۶۳۶ء میں ہوا سو اس تاریخ سے کہ اُن کے قبضہ کی میعاد بیالیس مہینے ہونی چاہیئے۔ ہر ایک ماہ کے اندر $\frac{1}{2}$ ۳۰ شمار کرنے سے (کیونکہ بعض ماہ کے تیس اور بعض کے ۳۱ دن ہوتے ہیں)

۴۲ × $\frac{1}{2}$ ۳۰ = ۱۲۶۰ + ۲۱ = ۱۲۸۱ دن ہوتے ہیں اور ہمیں حزقی ایل ۴: ۶ میں بتایا گیا ہے کہ ایک دن ایک سال کے برابر ہے سو ۱۲۸۱ دن کے ۱۲۸۱ سال ہوئے اور مسلمانوں کی تاریخ قبضہ ۶۳۶ء تھی۔ لہٰذا کل زمانہ ۶۳۶ + ۱۲۸۱ = ۱۹۱۷ سال ہوتے ہیں۔ جس سال کہ یروشلم فتح ہو گیا۔

اس شہر پر مصری۔ فارسی اور ترکی سلاطین کا قبضہ رہ چکا ہے۔ سکندر اعظم نے بھی اس پر حملہ کیا۔ بعدہٗ بطلیموس شاہ مصر نے تمام عمارت کو شکستہ کر دیا۔ دوبارہ تعمیر ہونے پر شاہ یونان انتاقوس نے توڑ ڈالا۔ ایک صدی تک سلطنت عثمانیہ کا قبضہ رہا۔ اور بعدہٗ اہل رومی اخر میں آگیا اس شہر پر اس سے بیشتر پیرے ستر حملات ہو چکے ہیں۔ لیکن خدا کا نام مبارک ہو کہ موجودہ حملہ میں اس پر کوئی توپ نہیں چلائی گئی اور نہ ہی کسی پتھر یا کونہ کو صدمہ پہونچا ہے۔ انگریزی جرنیل نے بڑی فکرمندی کے ساتھ مقدس شہر کو نقصان پہونچنے سے بچانے میں نہایت ہوشیاری سے کام لیا۔ اور جب ترک پسپا ہو کر شہر خالی کر گئے تو انگریزی افواج کے داخل ہونے پر تمام آبادی۔ اہل اسلام۔ اہل یہود اور مسیحیوں نے پرجوش تپاک سے خیر مقدم کیا۔ جنرل اللنبی فاتح یروشلم اس کے بعد زیتون کے پہاڑ پر بھی فوجی داخلہ کی حیثیت میں گئے

(۹) جنرل ماڈو مرحوم کی یادگار

افواج مسوپوتامیہ کے سابق کمانڈر انچیف ماڈو مرحوم کی یادگار قائم کرنے کی بغداد میں از حد کوششیں ہو رہی ہیں۔ خاص بغداد میں ایک لاکھ اور ایک محمن گاؤں علی غربی نامی میں دس ہزار اور اس کے مضافات میں پانچ ہزار روپیہ چندہ اس مقصد کے لئے جمع ہوا ہے۔ علی غربی کے باشندوں نے چندہ پیش کرتے ہوئے درخواست کی کہ جنرل ماڈو کی یادگار میں عربی لڑکوں کے لئے سکول قائم کیا جاوے۔ بعد کی خبر ہے کہ بغداد میں جنرل ماڈو کے بالائی حصہ کا بت بغداد میں کھڑا کیا جاویگا۔ اور اس کے ایک پہلو میں فوجی آرام گاہ اور دوسرے میں ایک عظیم الشان لائبریری بنائی جاوے گی۔ اس سے اظہر من الشمس ہے کہ اہل مسوپوتامیہ سلطنت انگریزی کے عہد معدلت مہد کے تحت میں آجانے سے کیسے مسرور و مشکور ہیں۔ زمانہ آتا ہے کہ مسوپوتامیہ بھی ہماری طرح رعیت برطانیہ ہونے کا فخر کرے گا۔ لیکن ہم یہی فخر کرینگے۔ کہ ہم بھی فوجی سپاہی۔ چیپلن بمبئی ایم۔ سی۔ ا۔

مزدور ہوکر اسی بہت سی خدمات جنگ کے متعلق ہالی اور جانی حق وفاداری کرنے میں دیگر ہمسایہ قوم کے دوش بدوش اپنا فرض بجسنہ رسد سی خوبی سے ادا کیا۔ سو مجوزہ ریلوے سکیم آبپاشی۔ نو آبادی ہوائی ذریعہ سفر کی تجاویز کو عمل جامہ پہنانے کے بعد آبادکاری میسوپوٹامیہ ہر سہ بزرگ عظموں کی کنجی کہلائے جانے کا مستحق ہوگا۔ اور چونکہ شریف مکہ۔ سلطان مسقط مجتہد کربلا اور تمام خورد وکلاں عربی امراء ورؤساء انگریزوں سے رشتہ دوستی رکھتے ہیں تمام دنیا کے مسلمان سوائے چند خفیف مستثنیات کے انگریزی قلمرو کے ماتحت آجانے کو ہیں اور برخلاف ترکی گورنمنٹ کی بدنظمی کے انگریزی راج کا یہی فرض اولی ہوا کرتا ہے کہ وہ مناظر مقدسہ اور آثار قدیمہ کی ہر ممکن صورت سے حفاظت کریں۔ آئندہ حاجیوں کو ان تکالیف کا سامنا نہ ہوگا۔ جو بدوی لوگوں کے ہاتھوں بے چارے حاجیوں کو اٹھانی پڑتی ہیں۔

اب ہم ان تمام فتوحات بغداد۔ یروشلم اور یریحو وغیرہ کے لئے گورنمنٹ کو مبارکباد دیتے ہوئے پکار کر دعا مانگتے ہیں کہ

کرا سے فتحمند۔ خوشحال اور سربلند

راج اُس کا اقبالمند۔ بادشاہ کی خیر

نحان

ضرورت

ایک ایسے مسیحی میٹرکولیشن یا انٹرنس پاس شدہ کی ضرورت ہے جو ہندی بھی پڑھ سکے۔ درخواست معہ نقل اسناد ہیڈ ماسٹر سی۔ ایم۔ ایس مڈل سکول مدراز ادر جبلپور کے پاس ۱۵ جون تک پہنچنی چاہئیں۔ تنخواہ حسب لیاقت مبلغ تیس روپیہ ماہوار سے کی جاویگی ۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتخانہ یا کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۴ء سے مصدقہ پرائمری کی جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر رکھی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے شرح خرچ خوراک علاوہ فی طالب علم للعہ فیس جماعت ابتدائی فی طالب علم سرکاری شرح متفرقات قیمت کتب سٹیشنری علاوہ حساب کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں حاضر ہوتے ہیں اسکول ہذا میں تعلیم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکشا کورنوال بورڈ گرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں مر لکڑی کی فی ... جن رکشا ... تک مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے اس کے متعلق ایک عمدہ اور وسیع بورڈنگ ہوس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا اطلاع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول

بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ دل

ایڈیٹر مسز کیلب۔

چندہ سالانہ مع رنگین تصاویر ۱ ہر زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی مرسلہ ... ملنے کا پتہ۔ ای۔ ایم ویری ڈی ڈی لودھیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانہ

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم ادب کی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو اردو پنجابی زبانوں میں ٹرکٹ سوسائٹی پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انڈیا نارتھ سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوتی ہیں۔ فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو۔ مینیجر پادری ای ایم ویری صاحب لودیانہ

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ سے ... روپیہ تک نمونہ کا پرچہ مخزن مسیحی مفت ہیں بذریعہ وی پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ ۔	ے
غیر ممالک سے	۳/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ⅛ حصہ	۸/	ے	للعہ
چوتھائی کالم	ے	للعہ	عہ
نصف کالم	للعہ	عہ	؏
پورا کالم	عہ	؏	۵
پورا صفحہ	۵	۱۵	۱۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ... ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ... کی بارنہ چھپا۔